ttp://www.rehmani.net

۱. شرک سے مراد کفر ہے۔ رب فرماتا ہے وَمَا تُكْفِرُوا اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔ اور مطلب یہ ہے کہ جو کفر پر مرجاوے اس کی مغفرت نہیں۔ گناہ پر مرنے والے کی مغفرت ہو سکتی ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ توبہ سے بھی کفر معاف نہیں ہو سکتا۔ عام اہل عرب پہلے کفار ہی تھے۔ ایمان لائے۔ کفر سے توبہ کی۔ بخشے گئے ۲۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ گمراہی جو کفر تک نہ پہنچی ہو گناہ کبیرہ ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد تمام گناہ قابل مغفرت ہیں اگرچہ حقوق العباد کی مغفرت کا طریقہ یہ ہو گا کہ رب تعالیٰ صاحب حق سے معاف کرا دے گا۔ دوسرے یہ کہ خلاف وعید جائز بلکہ واقع ہے وہ در اصل خلف ہی نہیں تمام گناہوں کی سزا مشیت الٰہی پر موقوف

يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ

اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝

اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ

یہ شرک والے اللہ کے سوا نہیں پوجتے مگر کچھ عورتوں کو اور نہیں پوجتے

اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ

مگر سرکش شیطان کو جس پر اللہ نے لعنت کی اور بولا قسم ہے میں ضرور

مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ

تیرے بندوں میں سے کچھ ٹھہرایا ہوا حصہ لوں گا قسم ہے میں ضرور بہکادوں گا

وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ

اور ضرور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان

الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۚ وَ

چیریں گے اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے اور

مَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ

جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے وہ

خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۚ

صریح ٹوٹے میں پڑا شیطان انہیں وعدے دیتا ہے اور آرزوئیں دلاتا ہے

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اُولٰٓئِكَ

اور شیطان انہیں وعدے نہیں دیتا مگر فریب کے ان کا

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ۝

ٹھکانا دوزخ ہے اس سے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے

ہے۔ تیسرے یہ کہ اس بخشش کا یقین نہیں امید ہے کیونکہ لِمَنْ يَّشَآءُ فرمایا گیا۔ لہٰذا یہ آیت گناہ پر جرأت پیدا نہیں کرتی بلکہ گناہ سے روکتی ہے۔ کیونکہ یاس گناہ کراتی ہے۔ ۳۔ کفار عرب فرشتوں کو رب کی لڑکیاں کہہ کر پوجتے تھے۔ نیز گزشتہ مری ہوئی بعض عورتوں کے بت بناتے تھے۔ بتوں کو زیور پہناتے تھے۔ جیسے آج مشرکین ہند گنگا کالی وغیرہ کو عورت مان کر پوجتے ہیں ۴۔ حضور کا راستہ چھوڑ کر جس گمراہ کی اطاعت کی جاوے "شیطان کی پوجا" ہے کیونکہ سب گمراہوں کو شیطان نے ہی گمراہ کیا ہے ۵۔ اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ توبہ نہ کرنی بڑی لعنت ہے۔ کہ شیطان نے بھی رب کے سامنے توبہ نہ کی۔ جو اسے کرنا تھا وہ صاف صاف کہہ دیا۔ دوسرے یہ کہ شیطان کو رب نے اتنا وسیع علم اور قدرت بخشی کہ وہ بہکانے کے طریقے جانتا ہے اور ہر ایک کو پہچانتا ہے۔ تیسرے یہ کہ انبیاء و اولیاء کو شیطان بھی معصوم یا محفوظ جانتا ہے اس لئے اس نے من عبادک کہا یعنی گنہگار بندے وہ شیطان سے بھی بدتر ہیں۔ ۶۔ خیال رہے کہ دنیا کی لمبی عمر زیادتی مال وغیرہ کی وہ آرزو جو رب سے غافل کرے شیطانی کام ہے اطاعت اللہ کے لئے یہ چیزیں چاہنا عبادت ہے۔ ۷۔ اس سے پتہ لگا کہ کسی کی تعظیم کرتا ہوئی دیوالی میں جانوروں کے سینگ رنگنا یا مشرکین کی سی رسمیں کرنا سب شیطانی کام ہیں۔ مسلمانوں کو اس سے بچنا لازم ہے بلکہ ان کے پوجنے والی کی تعظیم گنگا وغیرہ کا احترام کرنا کفر ہے۔ مسلمان کو ہر بری چیز سے نفرت چاہیے ۸۔ معلوم ہوا کہ رب نے شیطان کو بھی علم غیب دیا کہ اس نے آئندہ کے متعلق جو خبر دی آج دنیا میں دیکھا جا رہا ہے۔ جب بیماری کی یہ طاقت ہے تو علاج اور دوا کی طاقت زیادہ ہونی چاہیے۔ ۹۔ اسی طرح میں شیطان بیماری ڈاڑھی منڈانا بھی اس میں داخل ہے کہ یہ تغیر خلق اللہ ہے۔ جیسے عورت کو سر منڈانا حرام ہے ایسے ہی مردوں کو ڈاڑھی منڈانا۔ یہ آیت ان تمام آیتوں کی تفسیر ہے جن میں اولیاء اللہ کو دوست بنانے کی ممانعت کی گئی ہے۔ اس آیت نے بتایا کہ وہ اولیاء شیطان اور شیطانی لوگ ہیں۔ ولی اللہ اور ہیں "ولی من دون اللہ" کچھ اور۔ اس کا بہت خیال چاہیے۔ ۱۰۔ کہ تم کفر کی وجہ سے بخشے جاؤ گے اور بری رسمیں تمہاری عزت افزائی کا ذریعہ بنیں گی۔ یہ وہ مراد ہو کہ آج کل مسلمان بہت کھا رہے ہیں۔ وہ سمجھے ہیں کہ فضول خرچی کی رسمیں کوٹھیاں وزارتیں عزت کا ذریعہ ہیں۔ یہ سب شیطانی دھوکا ہے ۱۱۔ یعنی کفار دوزخ میں جا کر وہاں سے نہ نکل سکیں گے۔ مگر مومن اپنی سزا پوری کر کے نکل دیئے جائیں گے۔ دوزخ میں ہمیشگی کفار کیلئے خاص ہے۔

الْمُنْظَرِينَ ۝ قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ
صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ
أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ
وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ۝ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا
مَذْءُومًا مَدْحُورًا لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ
جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَ
زَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا
هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ فَوَسْوَسَ
لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ
سَوْآتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ
الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ

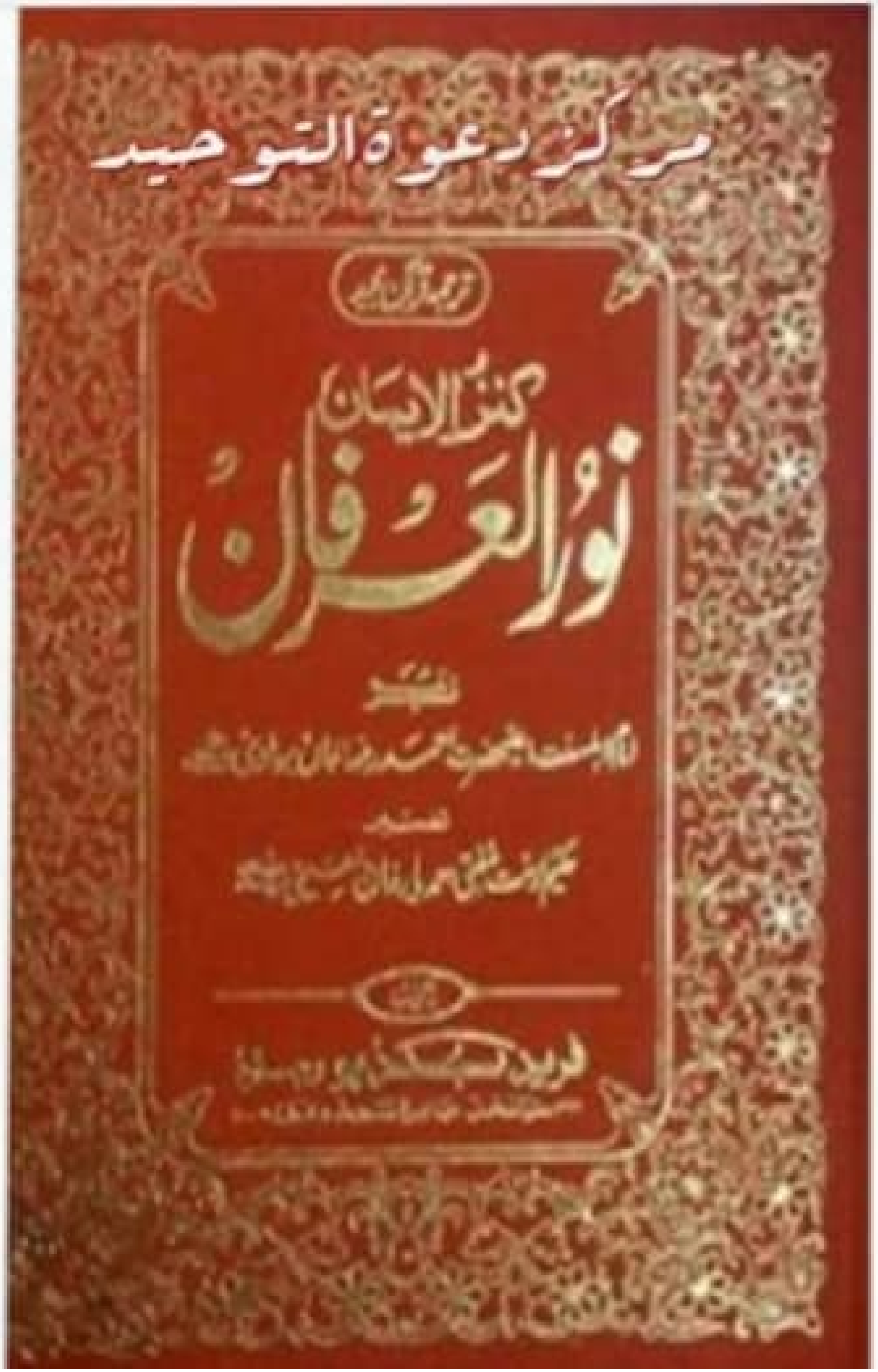

http://www.rehmani.net

۱۔ شرک سے مراد کفر ہے۔ رب فرماتا ہے [illegible] اور مطلب یہ ہے کہ جو کفر پر مر جائے اس کی مغفرت نہیں۔ [illegible]
[illegible] یہ مطلب نہیں کہ توبہ سے بھی کفر معاف نہیں ہو سکتا۔ عام اہل عرب پہلے کفار ہی تھے۔ ایمان لائے۔ کفر سے توبہ کی۔ بخشے گئے ۲۔ اس سے دو
مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ [illegible] حقوق اللہ اور حقوق العباد تمام گناہ قابل مغفرت ہیں اگرچہ حقوق العباد کی مغفرت کا طریقہ یہ ہو گا
کہ رب تعالیٰ صاحب حق سے معاف کرا دے گا۔ [illegible] تمام گناہوں کی سزا مشیت الٰہی پر موقوف

يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ
اسے کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے
وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾
اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا
اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَ اِنْ يَّدْعُوْنَ
یہ شرک والے اللہ کے سوا نہیں پوجتے مگر کچھ عورتوں کو اور نہیں پوجتے
اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَ قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ
مگر سرکش شیطان کو جس پر اللہ نے لعنت کی اور بولا قسم ہے میں ضرور
مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾ وَّ لَاُضِلَّنَّهُمْ
تیرے بندوں میں سے کچھ ٹھہرایا ہوا حصہ لوں گا قسم ہے میں ضرور بہکا دوں گا
وَ لَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ
اور ضرور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان
الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَ
چیریں گے اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے اور
مَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ
جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے وہ
خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾ يَعِدُهُمْ وَ يُمَنِّيْهِمْ ؕ
صریح ٹوٹے میں پڑا شیطان انہیں وعدے دیتا ہے اور آرزوئیں دلاتا ہے
وَ مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ
اور شیطان انہیں وعدے نہیں دیتا مگر فریب کے ان کا
مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۫ وَ لَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾
ٹھکانا دوزخ ہے اس سے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے

ہے۔ تیسرے یہ کہ اس بخشش کا یقین نہیں صرف امید ہے کیونکہ لمن یشاء فرمایا گیا۔ لہٰذا یہ آیت گناہ پر جرأت پیدا نہیں کرتی بلکہ گناہ سے روکتی ہے۔ [illegible] ۳۔ کفار عرب فرشتوں کو رب کی لڑکیاں کہہ کر پوجتے تھے۔ نیز گزشتہ [illegible] بعض عورتوں کے بت بناتے تھے ان بتوں کو زیور پہناتے تھے۔ جیسے آج مشرکین ہند گنگا کالی دیوی کو عورت مان کر پوجتے ہیں ۴۔ حضور کا راستہ چھوڑ کر جس گمراہی کی اطاعت کی جائے شیطان کی ہوتی ہے کیونکہ سب گمراہوں کو شیطان نے ہی گمراہ کیا ہے ۵۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ [illegible] بڑی لعنت ہے۔ کہ شیطان نے بھی رب کے سامنے [illegible] وہ صاف صاف کہہ دیا۔ دوسرے یہ کہ شیطان کو رب نے اتنا وسیع علم اور قدرت دی کہ وہ بہکانے کے طریقے جانتا ہے اور ہر ایک کو پہچانتا ہے۔ تیسرے یہ کہ انبیاء و اولیاء کو شیطان بھی معصوم یا محفوظ جانتا ہے اس لئے اس نے من عبادک [illegible] ۶۔ [illegible] کہ دنیا کی لمبی عمر [illegible] کی وہ آرزو جو رب سے غافل کرے شیطانی کام ہے [illegible] ۷۔ [illegible] کرنا یا ہولی [illegible] میں جانوروں کے سینگ [illegible] کی کریں۔ [illegible] سب شیطانی کام ہیں۔ مسلمانوں کو اس سے بچنا لازم ہے بلکہ ان کے [illegible] کی تعظیم [illegible] کا احترام کرنا کفر ہے۔ مسلمان کو ہر بری [illegible] سے نفرت چاہیے۔ ۸۔ معلوم ہوا کہ رب نے شیطان کو بھی علم غیب دیا کہ اس نے آئندہ کے متعلق جو خبریں آج دیکھا جا رہا ہے۔ [illegible] کی یہ طاقت ہے تو علاج اور دوا کی طاقت زیادہ ہونی چاہیے۔ [illegible] شیطان [illegible] اس میں داخل ہے کہ یہ تغیر خلق اللہ ہے۔ جیسے عورت کو [illegible] حرام ہے ایسے ہی مردوں کو [illegible] ۹۔ آیت ان تمام [illegible] کی تفسیر ہے جن میں [illegible] کی ممانعت کی گئی

ہے۔ اس آیت سے [illegible] شیطان اور شیطانی لوگ ہیں۔ ولی اللہ اور ہیں ولی من دون اللہ کچھ اور۔ اس کا بہت خیال چاہیے۔ ۱۰۔ کہ [illegible] سے [illegible] اور [illegible] کہ آج کل مسلمان بہت [illegible] ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ [illegible] کو [illegible] عزت کا ذریعہ ہیں۔ یہ سب شیطانی دھوکا ہے ۱۱۔ یعنی کفار دوزخ میں جا کر وہاں سے نکل نہیں سکیں گے۔ مگر مومن اپنی سزا پوری کر کے نکل دیے جائیں گے۔ دوزخ میں [illegible] کفار کیلئے خاص ہے۔

وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ مَنْ
اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے ۲ اور
يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝۱۱۶
جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا
اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَ اِنْ
شرک والے اللہ کے سوا نہیں پوجتے مگر عورتوں کو ۳ اور
يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝۱۱۷ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَ
نہیں پوجتے مگر سرکش شیطان کو ۴ جس پر اللہ نے لعنت کی
قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝۱۱۸
اور بولا قسم ہے میں ضرور تیرے بندوں میں سے کچھ ٹھہرایا ہوا حصہ لوں گا ۵
وَّ لَاُضِلَّنَّهُمْ وَ لَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ
قسم ہے میں ضرور بہکاؤں گا اور ضرور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا ۶ اور ضرور انہیں کہوں گا
فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ
کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں گے ۷ اور ضرور انہیں کہوں گا
فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ
کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے ۸ اور جو اللہ کو چھوڑ کر
وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا
شیطان کو دوست بنائے ۹ وہ صریح ٹوٹے میں
مُّبِيْنًا ۝۱۱۹ يَعِدُهُمْ وَ يُمَنِّيْهِمْ ؕ وَ مَا يَعِدُهُمُ
پڑا شیطان انہیں وعدے دیتا ہے اور آرزوئیں دلاتا ہے اور شیطان انہیں
الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝۱۲۰ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ
وعدے نہیں دیتا مگر فریب کے ۱۰ ان کا ٹھکانا
جَهَنَّمُ ۫ وَ لَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ۝۱۲۱
دوزخ ہے اس سے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے ۱۱

۱ شرک سے مراد کفر ہے۔ رب فرماتا ہے وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا (بقرہ ۲۲۱) اور مطلب یہ ہے کہ جو کفر پر مر جاوے اس کی مغفرت نہیں۔ گناہ پر مرنے والے کی مغفرت ہو سکتی ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ توبہ سے بھی کفر معاف نہیں ہو سکتا۔ عام اہل عرب پہلے کفار ہی تھے۔ ایمان لائے۔ کفر سے توبہ کی۔ بخشے گئے ۲ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ گمراہی جو کفر تک نہ پہنچی ہو گناہ کبیرہ ہو، حقوق اللہ اور حقوق العباد تمام گناہ قابل مغفرت ہیں اگرچہ حقوق العباد کی مغفرت کا طریقہ یہ ہوگا کہ رب تعالیٰ صاحب حق سے معاف کرا دے گا۔ دوسرے یہ کہ مغفرت کی امید جائز بلکہ واجب ہے وہ اصل مطلب ہی نہیں تمام گناہوں کی سزا مشیت الٰہی پر موقوف ہے۔ تیسرے یہ کہ اس بخشش کا یقین نہیں امید ہے کیونکہ لِمَنْ يَّشَآءُ فرمایا گیا لہٰذا یہ آیت گناہ پر جرأت پیدا نہیں کرتی بلکہ گناہ سے روکتی ہے کیونکہ یاس (مایوسی) گناہ کراتی ہے ۳ کفار عرب فرشتوں کو رب کی لڑکیاں کہہ کر پوجتے تھے نیز گزشتہ مری ہوئی بعض عورتوں کے بت بناتے تھے نیز بتوں کو زیور پہناتے تھے جیسے آج مشرکین ہند گنگا، کالی وغیرہ کو عورت مان کر پوجتے ہیں ۴ حضور ﷺ کا راستہ چھوڑ کر جس گمراہ کی اطاعت کی جاوے، شیطان کی ہی ہوگی ہے کیونکہ سب گمراہوں کو شیطان نے ہی گمراہ کیا ہے ۵ اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ تقیہ ایسی بری لعنت ہے کہ شیطان نے بھی رب کے سامنے تقیہ نہ کیا۔ جو اسے کرنا تھا وہ صاف صاف کہہ دیا۔ دوسرے یہ کہ شیطان کو رب نے اتنا وسیع علم اور قدرت بخشی کہ وہ بہکانے کے طریقے جانتا ہے اور ہر ایک کو پہچانتا ہے۔ تیسرے یہ کہ انبیاء و اولیاء کو شیطان بھی معصوم یا محفوظ جانتا ہے اس لیے اس نے مِنْ عِبَادِكَ کہا جو انہیں گنہگار مانیں وہ شیطان سے بھی بدتر ہیں ۶ خیال رہے کہ دنیا کی لمبی عمر، زیادتی مال وغیرہ کی وہ آرزو جو رب سے غافل کرے شیطانی کام ہے البتہ اللہ کے لیے یہ چیزیں چاہنا عبادت ہے ۷ اس سے پتہ لگا کہ گائے کی تعظیم کرنا یا ہولی دیوالی میں جانوروں کے سینگ رنگنا یا مشرکین کی سی رسمیں کرنا سب شیطانی کام ہیں۔ مسلمانوں کو اس سے بچنا لازم ہے بلکہ ان کے بڑے دن کی تعظیم، گنگا وغیرہ کا احترام کرنا کفر ہے۔ مسلمان کو ہر بری چیز سے نفرت چاہیے ۸ معلوم ہوا کہ رب نے شیطان کو بھی علم غیب دیا کہ اس نے آئندہ کے متعلق جو خبر دی آج وہ دنیا ہی دیکھا جا رہا ہے۔ جب بیماری کی یہ طاقت ہے تو علاج اور دوا کی طاقت زیادہ ہونی چاہیے۔ نبی ولی علاج ہیں شیطان بیماری، داڑھی منڈانا بھی اس میں داخل ہے کہ یہ تغییر خلق اللہ ہے

عورت کو سر منڈانا حرام ہے ایسے ہی مردوں کو داڑھی منڈانا ۹ یہ آیت ان تمام آیتوں کی تفسیر ہے جن میں وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ بنانے کی ممانعت کی گئی ہے۔ اس آیت نے بتایا کہ ولی مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ شیطان اور شیطانی لوگ ہیں۔ ولی اللہ اور ہیں، ولی من دون اللہ کچھ اور اس کا بہت خیال چاہیے ۱۰ کہ تم کفر کی وجہ سے بخشے جاؤ گے اور بری رسمیں تمہاری عزت افزائی کا ذریعہ بنیں گی۔ یہ دوسرا دھوکہ آج کل مسلمان بہت کھا رہے ہیں۔ وہ سمجھے ہیں کہ فضول خرچی کی رسمیں، کوٹھیاں، وزارتیں، عزت کا ذریعہ ہیں۔ یہ سب شیطانی دھوکہ ہے ۱۱ کفار دوزخ میں جا کر وہاں سے نہ نکل سکیں گے۔ مگر مومن اپنی سزا پوری کرکے بخش دیے جائیں گے۔ دوزخ میں ہمیشگی کفار کے لیے خاص ہے

www.alahazratnetwork.org

ہے کیونکہ ہم انہیں دیکھ کر ایمان لائے اور تم بغیر دیکھے اور یہی آیت پڑھی تفسیر عزیزی میں ابوداؤد وطیالسی سے روایت ہے کہ ایک شخص سیدنا عبداللہ ابن عمر کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کیا تم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ان آنکھوں سے دیکھا ہے آپ نے فرمایا کہ ہاں پھر اس شخص نے کہا کہ کیا تم نے اپنی اس زبان سے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام بھی کیا ہے آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ پھر اس شخص نے کہا کہ تم نے اپنے ان ہاتھوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت بھی کی ہے؟ فرمایا کہ ہاں۔ پھر اس شخص پر وجد کی حالت طاری ہو گئی اور خوشی کی حالت میں کہنے لگا تم لوگ کیا ہی خوش نصیب ہو سیدنا عبداللہ ابن عمر نے اس کا حال دیکھ کر فرمایا کہ میں تجھے ایک حدیث پاک سناتا ہوں وہ یہ کہ میں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ مبارک وہ شخص جو مجھے دیکھ کر ایمان لائے اور بڑا مبارک ہے وہ شخص جو بغیر دیکھے مجھ پر ایمان لائے ان حدیثوں سے ہمارے اس کلام کی پوری تائید ہوتی ہے۔ **چوتھا اعتراض:** روایات سے ثابت ہے کہ بعض اولیاء اللہ اور صحابہ کرام پر سارے غیب ظاہر ہو جاتے تھے جیسے حضرت زید رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ جنت و دوزخ کے سارے طبقے میرے سامنے ہیں یا کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے سارے شہروں کو اس طرح دیکھا ہے جیسے کہ چند رائی کے دانے تو ان حضرات کو غیب پر ایمان حاصل نہ ہوا کیونکہ جب کوئی چیز ان کے لئے غیب رہی ہی نہیں تو غیب پر ایمان کیسا۔ **جواب:** ایک تو یہ ہے کہ دیکھ کر ایمان لانا اور ایک ہے ایمان لا کر دیکھنا دیکھ کر ایمان لانا معتبر نہیں۔ یہ حضرات غائب چیزوں پر ایمان لائے تھے بعد میں نور ایمانی کی زیادتی کی وجہ سے وہ غائب چیزیں ان پر ظاہر ہو گئیں لہٰذا ان کو ایمان بالغیب اعلیٰ درجہ کا حاصل ہوا اس کی تائید حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس واقعہ سے ہوتی ہے کہ انہوں نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ مجھے دکھلا دے تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا ارشاد ہوا کہ **اولم تؤمن** کیا تم اس پر ایمان نہیں لائے ہو۔ عرض کیا کہ ہاں لیکن دل کو اطمینان (حق الیقین) چاہتا ہوں۔ تو دیکھو کہ ان کو ایمان پہلے حاصل ہو چکا ہے بعد میں انکشاف ہوا تھا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ علم غیب کے بغیر ایمان حاصل نہیں ہوتا کیونکہ ایمان یقین کا نام ہے اور یقین علم کا انتہائی درجہ ہے جب کسی کو غیب کا علم نہ ہو تو یقین کیسے ہو کہ ہم قیامت دوزخ جنت رب کی ذات و صفات کو جانتے ہیں تب ہی اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور یہ سب چیزیں غیب ہیں اور ان کا جاننا علم غیب "تفسیر کبیر" نے اسی جگہ لکھا کہ ہر مسلمان کہہ سکتا ہے کہ میں غیب جانتا ہوں لیکن علم غیب کی دو صورتیں ہیں ایک سن کر جاننا دوسرے دیکھ کر سن کر جاننے کو علم بالغیب کہتے ہیں جیسے ہم کو قیامت وغیرہ چھپی چیزوں کا علم نبی پاک کے فرمانے سے ہے اور دیکھ کر جاننے کو علم الغیب کہتے ہیں۔ جیسے کہ انبیاء کرام اور اولیاء اللہ کا علم اسی لئے صوفیاء کرام اس آیت کریمہ کے معنی یہ فرماتے ہیں کہ متقی وہ ہیں جو ایمان لاتے ہیں اس نور غیبی سے جو رب تعالیٰ کی طرف سے ان کو ملا اور اس کی تائید یہ حدیث پاک کرتی ہے کہ مومن نور الٰہی سے دیکھتا ہے۔ (روح البیان یہی مقام)

وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ
اور قائم رکھیں نماز کو
اور نماز قائم رکھیں

اشرف التفاسیر
تفسیر نعیمی
حضرت حکیم الامت مولانا الحاج مفتی
احمد یار خاں نعیمی اشرفی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ
مصنف:
ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

عرض: کسی مسلمان کو کافر کہہ دیا کیا حکم ہے۔

عرض: بطور سب و شتم کہا تو کافر تو نہ ہوا گنہگار ہوا اور اگر کافر جان کر کہا تو کافر ہو گیا۔

ارشاد: حضور ایک (ف۲) صاحب پہلے محدث (ف۳) صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہاں مدرسہ میں پڑھتے تھے اب ان کی حالت یہ ہے کہ غیبی باتیں بتاتے ہیں لوگوں کا ہجوم زیادہ ہے اور نماز وغیرہ کی پابندی نہیں ہے۔

ارشاد: ایک صاحب (ف۳) اولیائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم میں سے تھے۔ آپ کی خدمت میں بادشاہ وقت قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا حضور کے پاس کچھ سیب نذر میں آئے تھے۔ حضور نے ایک سیب دیا اور کہا کھاؤ۔ عرض کیا حضور بھی نوش فرمائیں۔ آپ نے بھی کھائے اور بادشاہ نے بھی۔ اس وقت بادشاہ کے دل میں خطرہ آیا کہ یہ جو سب میں بڑا اچھا خوش رنگ سیب ہے اگر اپنے ہاتھ سے اٹھا کر مجھ کو دے دیں گے تو جان لوں گا کہ یہ ولی ہیں۔ آپ نے وہی سیب اٹھا کر فرمایا ہم مصر گئے تھے وہاں ایک جلسہ بڑا بھاری تھا۔ دیکھا ایک شخص ہے اس کے پاس گدھا ہے اس کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے ایک چیز ایک شخص کی دوسرے کے پاس رکھ دی جاتی ہے۔ اس گدھے سے پوچھا جاتا ہے گدھا ساری مجلس میں دورہ کرتا ہے جس کے پاس ہوتی ہے سامنے جا کر سر ٹیک دیتا ہے۔ یہ حکایت ہم نے اس لئے بیان کی کہ اگر یہ سیب ہم نہ دیں تو ولی ہی نہیں اور اگر دے دیں تو اس گدھے سے بڑھ کر کیا کمال دکھایا۔ یہ فرما کر سیب بادشاہ کی طرف پھینک دیا بس یہ سمجھ گئے کہ وصف (ف۳) جو غیر

ف۱ مسلمان کو بطور شتم کافر کہنا اور کافر جاننا دونوں کا حکم۔

ف۲ محض کشف دلیل ولایت نہیں۔

ف۳ ایک ولی اور بادشاہ کی حکایت۔

۱؎ اور فتویٰ اس پر ہے کہ مرتد ہو جانے سے عورت نکاح سے نہیں نکلتی وہ توبہ اور شوہر اول کی طرف رجوع پر مجبور کی جائے گی ورنہ ابن الفحہ جائے گی۔ ۱۲ مؤلف غفی عنہ

۲؎ یہ حکم مسلمان کے کافر کہنے کا ہے اور جو شخص باوجود ادعائے ایمان و اسلام کلمات کفر بولے افعال کفر کرے اس کو کافر ہی کہا جائے گا کہ یہاں مسلمان کو کافر کہنا نہیں بلکہ کافر کو کافر کہنا ہے۔

۳؎ یعنی حضرت مولانا وصی احمد صاحب قدس سرہ العزیز ۱۲ مؤلف غفرلہ۔

marfat.com

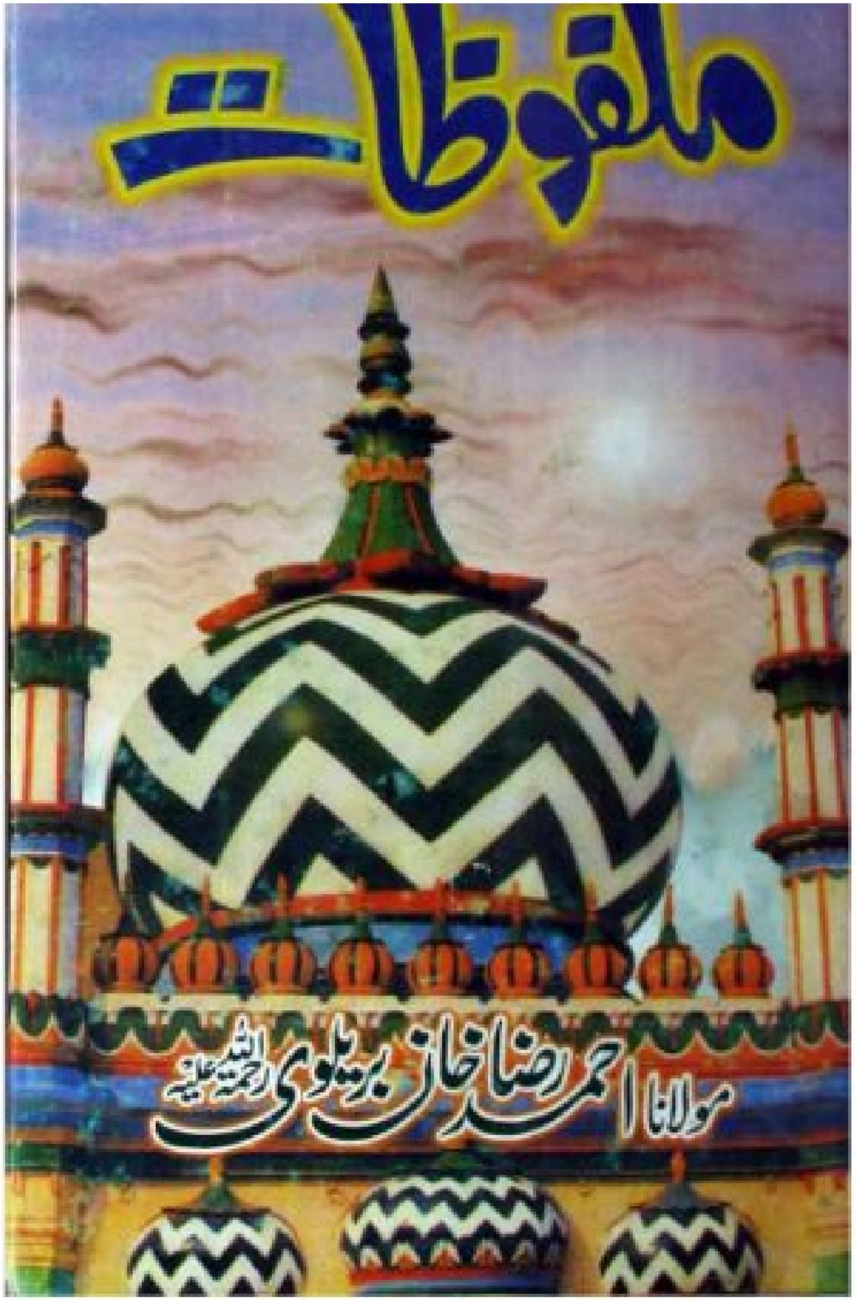

جملہ حقوق محفوظ ہیں

الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ

مصنفہ امام اہل سنت مجدد ملت

اعلیحضرت الشاہ احمد رضا خاں صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں صاحب قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

تعلیقات ہا للمصنف باسم التاریخی

الفیوضات الملکیہ لمحب الدولۃ المکیہ

قاری رضاء المصطفی اعظمی

مکتبہ رضویہ آرام باغ - گاڑی کھاتہ - کراچی ۱

باہتمام دار العلوم امجدیہ کراچی

ایمان کی نفی کرتا ہے تو خود اپنے کفر کا مقر ہوا اور اللہ کی پناہ اور معلوم ہے کہ جب علم مطلق اجمالی بندوں کے لئے ثابت ہوا تو مطلق علم اجمالی اپنے آپ ثابت ہو گیا اور اسی طرح مطلق علم تفصیلی اس لئے کہ ہم قیامت وجنت ونار اور اللہ تعالیٰ اور اس کی صفتوں میں سے ساتوں صفات اصول پر ایمان لائے اور یہ سب کا سب غیب ہے اور ان میں ہر ایک ہم نے علیحدہ علیحدہ دوسرے سے ممتاز پہچانا تو واجب ہوا

کے مسلمان ہوگا اور اگر محض برابری مقدار میں مراد ہے جیسا کہ وہ ظاہر کلام ہے کیونکہ اس کی بنا انھوں نے ابن تیمیہ کے زعم پر رکھی اس لئے کہ وہ لوگ جن کا اس نے اپنے غلو سے غلاۃ نام رکھا ہے ان کے نزدیک یہ ہے کہ علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منطبق ہے علم الٰہی پر برابر برابر تو اللہ تعالیٰ جو کچھ جانتا ہے اس کو اس کا رسول جانتا ہے اھ تو کوئی وجہ تکفیر کی نہیں کہ کوئی نص صلا وارد نہ ہوئی کجا قطعی ضروری کہ بعض علوم سے خدا نے اپنے نبی کو روک دی گئی ہو نہیں اللہ ہر شے پر بڑی قدرت والا ہے اور کسی علم کا اللہ ہی کے لئے منحصر ہونا اس کی عطا و امداد سے بندوں کے لئے ہونے کی منافی نہیں

جیسا کہ عنقریب بیان آئے گا اور جو لیوں تکفیر آئے تو پہلے وہ بجد لازم ہو تکفیر ان علماء اولیاء کی جو اس کے قائل ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا علم ساعت (قیامت) اور ان کو اس کے چھپانے کا حکم ہوا جیسا کہ ابھی تم پر روشن ہوگا اور یہ موضوعات سے نقل کنندہ اپنے رسالہ کے آخر میں خود معترف ہے کہ متاخرین اور صوفیہ میں سے بعض غیوب خمسہ کی عطا کی طرف گئے پھر نہ ان کی تکفیر کی نہ ان کی گمراہی کی تصریح کی رہا غیر متناہی کو محیط نہ ہونا تو مسئلہ عقلیہ ہے اس پر شرعیت کوئی دلیل نہیں نہ ہر مسئلہ عقلیہ کا انکار کفر تا وقتیکہ اس میں انکار کسی امر دینی کا نہ ہو بلکہ میں نے بلا شبہہ کلام امام محقق الحقائق سیدی محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں دیکھا اس کے حاصل ہونے کا امکان مگر اس پر جزم نہ فرمایا لیکن علم بکنہ تعالیٰ اس کے جواز میں علماء کو ضرور اختلاف ہے در شرح مواقف میں اس کے انکار کو ہمارے بعض اصحاب مثل امام غزالی وامام الحرمین کی طرف منسوب کیا اور کہا کہ بعض ان میں سے وہ ہیں جنھوں نے توقف کیا مثل قاضی ابو بکر بلکہ بہت ہمارے اصحاب اس کے وقوع کے قائل ہوئے جیسا کہ مواقف اور اس کی شرح میں ہے تو اس کے ہونے کس طرح تکفیر صحیح ہوگی اگرچہ ہمارے نزدیک اس کا امتناع حق ہے حتی کہ جنت میں بعد دیدار بھی واللہ نہیں اللہ عطا کرے اور اگرچہ علامہ قاری کو اس میں تردد ہے در موضوعات کے قول کما یخفی سے ظاہر کہ عرف سے کہیں منقول دیکھا ہے

کہ غیبوں کا مطلق علم تفصیلی ہر مسلمان کو حاصل ہو پھر انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا کیا کہنا۔ اور کیونکر نہ ہو حالانکہ ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے غیب پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے اور ایمان تصدیق ہے اور تصدیق علم ہے تو جو غیب کو جانتا نہیں اس کی تصدیق کیونکر کرے گا اور جو تصدیق نہ کرے گا اس پر ایمان کیونکر لائے گا۔ تو ثابت ہوا کہ وہ علم جو اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہونے کے لائق ہے وہ نہیں مگر علم ذاتی اور علم مطلق تفصیلی کہ جمیع معلومات الٰہیہ کو استغراق حقیقی کے ساتھ محیط ہو تو جن آیتوں میں غیر خدا سے نفی فرمائی ان میں یہی دونوں معنی مراد ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ علم جسے بندوں کے لئے ثابت کر سکتے ہیں وہ علم عطائی ہے خواہ علم مطلق اجمالی ہو یا مطلق علم تفصیلی اور اسی طرح اسی قسم اخیر سے ہوتی ہے اور بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے علم سے

ردالمحتار باب ارکان الزیف کے ایک مسئلہ میں جسے بحر میں ذکر کیا تھا اور اس کے عقب میں علامہ خیر الدین رملی نے انتہا فرمایا جس کی عبارت یہ ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ بحر میں اسے صراحۃً منقول دیکھا ... بحث اس گمان سے کہ مسئلہ صراحت

...blogspot.com

قرآن شریف کا ختم کریں اور شیرینی یا کھانا پر فاتحہ کر کے حاضرین پر تقسیم کریں تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اس سے زندوں اور مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ (ان تمام دلیلوں سے روشن طور پر عرس کا کرنا جائز ثابت ہوگیا۔)

علم غیب کا بیان

علم غیب کی دو قسم ہے۔ ذاتی وعطائی۔ ذاتی کا مطلب یہ ہے کہ بغیر کسی کے بتائے ہوئے غائب چیزوں کا علم ہو جائے' اور عطائی کا مطلب یہ ہے کہ غائب چیزوں کا علم اللہ تعالیٰ کے بتلانے سے ہو۔ علم غیب ذاتی خاص اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اور علم غیب عطائی انبیاء علیہم السلام واولیاء کرام کو تھا۔ قرآن شریف میں جہاں کہیں غیب کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص کیا گیا ہے' یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی غیب دانی کی نفی کی ہے' اس سے غیب ذاتی مراد ہے' اسی طرح حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جگہ اپنی غیب دانی سے انکار کیا ہے۔ اس سے بھی مراد علم غیب ذاتی ہے نہ کہ علم عطائی۔ اس تقسیم کے بعد یہ مسئلہ روشن ہوگیا۔ یہاں پر یہ بھی جان لینا چاہیے کہ علم غیب عطائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص نہیں ہے' اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اور جس قدر چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ منکرین علم غیب کے پاس ان حدیثوں کا کچھ جواب نہیں' جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عذاب قبر' جنت کی نعمت' دوزخ کی آگ' سوال منکر نکیر' قبر کی تنگی کی خبر دی ہے یا جن میں آپ نے وقت آنے سے پہلے ملکوں کے فتح ہونے کی خبر دی ہے' اور آخر زمانہ کی بہت سی خبریں پہلے آپ نے دیں اور بعد میں اسی طرح وجود میں آئیں۔ ابوجہل نے پوچھا کہ میری مٹھی میں کیا ہے؟ آپ نے بتلا دیا کہ کنکری ہے۔ بادشاہ فارس کے قتل کی خبر اسی دن آپ نے دی' جس روز وہ مارا گیا۔ نجاشی بادشاہ کی موت کی خبر آپ نے دی اور نماز جنازہ پڑھی۔ یہ بھی خبر دی کہ خیبر کا قلعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے فتح ہوگا۔ بکری کے گوشت میں زہر ہونے کی خبر آپ نے دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ خارجی کو قتل کر دیں گے۔ یہ بھی خبر دی وغیرہ وغیرہ اور آپ نے بدر کی لڑائی میں جس کافر کے قتل کی جگہ بتلائی تھی وہ وہیں قتل کیا گیا۔ مخالفین کے پاس

میلاد شریف، کھڑے ہو کر سلام پڑھنا، نیاز و فاتحہ، قبروں کی زیارت، قبروں کو بوسہ دینا
پختہ قبر اور گنبد بنانا، قبروں پر چادر چڑھانا، استمداد کا بیان، قبروں پر پھول ڈالنا، مُردوں کا سننا
مُردوں کو تلقین کرنا، عرس کا بیان، علم غیب، غائب کو پکارنا، امکان کذب، شفاعت، مزارات پر روشنی کرنا
ذبح لغیر اللہ، کفن پر کلمہ وغیرہ لکھنا، قبر میں شجرہ رکھنا، کلمہ طیبہ کا ثواب مردوں کو بخشنا
جیسے عقائد و مسائل پر مشتمل بہترین کتاب

عقائد اہلسنّت

مصنف

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبد المتین سہروردی بہاری مدظلہ
صدر مدرس مدرسہ عزیزیہ بہار شریف

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز
0333-8173630

۔خداوند قدوس کا علم غیب ذاتی ہے اور نبی، رسول یا ولی کا علم غیب عطائی ہے اور حق یہ ہے کہ عطائی کو ذاتی کے ساتھ اتنی بھی مناسبت نہیں ہے جتنی مناسبت ایک قطرے کو سمندر سے ہے۔

اب جبکہ ہم نے یہ دعویٰ کرلیا کہ اہل حق کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض مقرب بندوں کو علم غیب عطا فرمایا ہے تو ہمارے اوپر دلائل کی روشنی میں اس کا اثبات بھی ضروری ہے لھذا آئندہ سطور میں قرآن وحدیث اور اقوال ائمۃ المسلمین کی روشنی میں، ہم انشاءاللہ یہ واضح کریں گے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے بہت سے مقبول بارگاہ افراد کو غیب کی خبر سے آگاہ کیا وہیں نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار مغیبات بلکہ جمیع ماکان وما یکون کے علم سے بھی مطلع فرمایا۔۔۔ وما توفیقی الا باللہ۔

ابو جھل اور بریلوی دو جسم ایک جان

ABU JAHAL AUR BARELWI DO JISM EK JAAN

اول قادری بریلوی کہتا ہے ۔ابو جھل کا ایمان تھا کہ نبی کو علم غیب ضروری ہے ،

AWWAL QADRI BARELWI KAHTA HAI .ABU JAHAL KA IMAN THA KI NABI KO ILM GHAIB ZARURI HAI.

اب سمجھ میں یہ نہیں آرہا ہے کہ ابو جھل کا تعلق بریلوی دھرم سے تھا یا بریلویوں کا تعلق ابو جھل کے دھرم سے ہے،

م۔ط۔ن

119

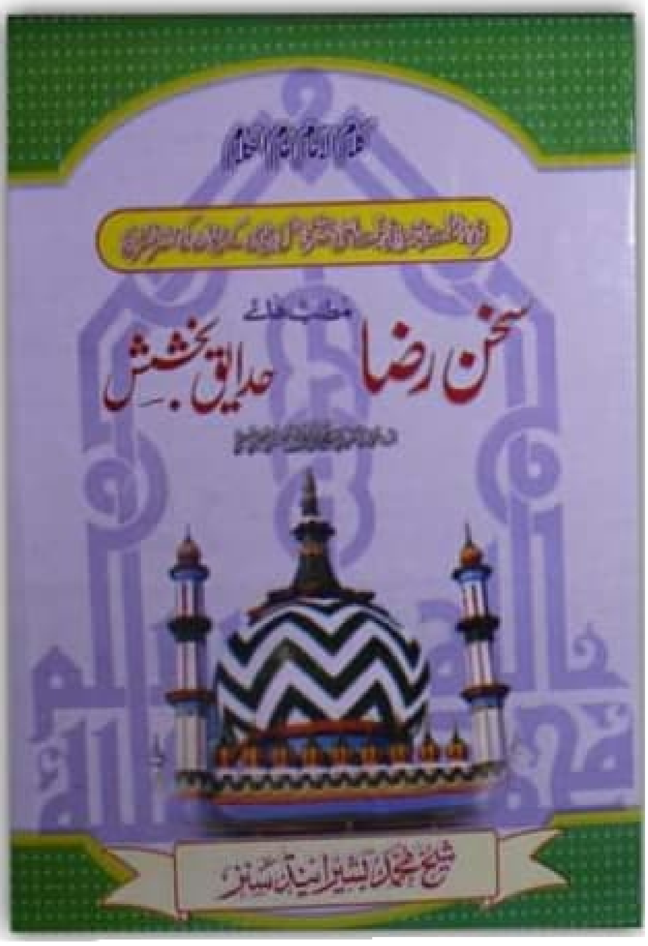

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسی در پہ شتران ناشاد گلہ رنج و عنا کرتے ہیں (8) ہاں یہاں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد

مشکل الفاظ کے معنی:

وصف: تعریف' خوبی۔ رخ: چہرہ۔ شرح: تفصیل سے بیان کرنا۔ والشمس: سورج کی مثل' سورج کی قسم۔ وضحیٰ: دھوپ چڑھنے کی قسم' چہرے کے چمکنے کی قسم۔ مدح: تعریف۔ ثنا: خوبیاں۔ محمود: تعریف کیا ہوا۔ ماہ گشتہ: دو ٹکڑے ہونے والا چاند۔ مہر: سورج۔ رجعت: واپس ہونا۔ قدرت: زور' قوت۔ اعجاز: عاجز کرنا' خرق عادت چیز' معجزہ۔ خورشید: سورج۔ ضیاء: نور' روشنی۔ مہ پارے: چاند کے ٹکڑے۔ بلا: مصیبت' آفت۔ بیخردی: بے عقلی' بیوقوفی۔ درکار: ضرورت۔ شان عظیم: بہت بڑا مرتبہ۔ تعظیم: عزت کرنا' عظمت کرنا۔ سنگ: پتھر۔ تسلیم: سلام کرنا' حکم ماننا' کورنش۔ رفعت: بلندی۔ چرچا: ذکر' شہرت۔ فردوس: جنتی پرندے' فرشتے۔ پس از حمد: خدا کی حمد تعریف کے بعد۔ غم خواری: ہمدردی۔ تشنے سیراب: پیاسوں کی پیاس بجھائی جاتی ہے۔ داد: انصاف۔ شتران: اونٹ۔ ناشاد: غمگین' جو خوش نہ ہو۔ گلہ: شکوہ' شکایت۔ عنا: دکھ' تکلیف۔

مطلب اشعار1: ہم والشمس اور والضحیٰ کی تشریح میں حضور محبوب رب غفور ﷺ کے رخ زیبا کی خوبیاں بیان کرتے ہیں۔ یعنی سورج سے زیادہ چمکنے والے چہرے کی قسم اللہ تعالیٰ نے والشمس اور ضحیٰ سے آپ کے رخ تابان کی قسم کھائی ہے ہم صرف انہیں کی تعریف و توصیف و خوبی بیان کرتے ہیں جن کو رب العالمین نے محمود کے نام سے یاد کیا ہے۔ یبعثک ربک مقاما محمودا تیرا رب تم کو مقام محمود عطا فرمائے گا۔

مطلب اشعار2: چاند کو دو مساوی حصوں میں تقسیم ہونے کی حالت کو دیکھو جب ابو جہل اور یہودی یا حبیب یمنی نے معجزہ شق القمر طلب کیا آپ نے انگلی سے اشارہ فرمایا چاند کو دو ٹکڑے ہو گیا یا غروب ہوتے ہوئے سورج واپس آیا اور عصر کا وقت ہو گیا حضرت علی نے عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی آپ نے سورج کو واپس فرما کر حضرت علی کو عصر کی نماز ادا پڑھوا دی حضور ﷺ کو اللہ تعالےٰ نے یہ قدرت عنایت کی تھی کہ آپ سے اکثر خرق عادات واقعات ظہور پذیر ہوا کرتے تھے بلکہ آپ مجسم خرق عادت معجزہ تھے۔

مطلب اشعار3: اے پیارے آقا مولیٰ آپ آسمان رسالت کا سورج ہیں آپ کے طلوع ہونے ظاہر ہونے سے تمام انبیاء کی شریعتیں منسوخ ہو گئیں جیسے سورج کے طلوع ہونے سے ستارے غروب ہو جاتے ہیں تمام انبیاء مرسلین چاند کے ٹکڑوں کی مثل ہیں جیسے چاند سورج سے روشنی و نورانیت حاصل کرتا ہے ویسے ہی انبیاء آپ سے نورانیت حاصل کرتے ہیں آپ سید المرسلین امام الانبیاء ہیں۔

مطلب اشعار4: بے خبری لاعلمی مصیبت و آفت ہے جیسے کفار آپ کی رسالت و نبوت و معجزات کا انکار اپنی جہالت سے کرتے ہیں حالانکہ اگر آپ کو اپنی نبوت کی گواہی کی ضرورت پڑے تو بے زبان پتھر بھی آپ کی نبوت کی شہادت دیتے ہیں ابو جہل ہاتھ میں پتھر کے ٹکڑے لایا اور کہا اے محمد ﷺ اگر آپ نبی ہیں تو بتائیں میرے ہاتھ میں کیا ہے یعنی ابو جہل کا ایمان تھا کہ نبی کو علم غیب ضروری ہے مگر آج کا مسلمانی کا مدعی ملا علم غیب کا منکر ہے حالانکہ نبی کے معنی ہی غیب داں کے ہیں۔ حضور عالم ماکان و مایکون نے فرمایا اے ابو جہل میں بتاؤں تیرے ہاتھ میں کیا ہے یا جو تیرے ہاتھ میں پتھر ہیں وہ بتائیں کہ میں کیا ہوں۔ ابو جہل نے کہا یہ تو اور بہتر بات ہے اسی وقت ان سنگریزوں نے بزبان فصیح اشھد انا محمد رسول اللہ پڑھا وہ بے زبان تھے ان کو زبان مل گئی اور آپ کی رسالت نبوت کی گواہی دی۔

مطلب اشعار5: میرے آقا مولیٰ ﷺ کی شان بہت عظیم ہے کہ جانور بھی آپ کی تعظیم و توقیر کرتے تھے اور پہاڑ کے پتھر آپ کو سلام اور آداب کرتے درخت آپ کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے تھے۔ اکثر ایسے واقعات رونما ہوتے تھے احادیث میں بے شمار مثالیں ہیں۔

مطلب اشعار6: زمین و آسمان میں آپ ہی کے ذکر کی دھوم مچی ہے۔ اذانوں میں نمازوں میں صلوٰتوں میں انسانوں میں فرشتوں میں

click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کلام الامام امام الکلام

امام اہلسنت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے دیوان کی مختصر تشریح

مطالب ہائے

سخن رضا

حدائق بخشش

شیخ محمد بشیر اینڈ سنز

click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب کا قائل ابوجہل تھا

علم غیب کا عقیدہ بریلویوں نے ابوجہل سے لیا

ابوجہل اور بریلوی جاہل ہم عقیدہ

بریلویوں کا عقیدہ علم غیب قرآن پاک سے نہیں ابوجہل سے ثابت ہے

ابوجہل بریلوی تھا یا بریلویوں نے عقیدہ ابوجہل سے لیا؟

ابوجہل کا ایمان تھا کہ نبی کو علم غیب ضروری

۴

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہاں یہاں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد (8) اسی در پہ شتران ناشاد گلہ رنج و عنا کرتے ہیں

مشکل الفاظ کے معنی:

وصف: تعریف' خوبی۔ رخ: چہرہ۔ شرح: تفصیل سے بیان کرنا۔ والشمس: سورج کی مثل' سورج کی قسم۔ والضحیٰ: دھوپ چڑھنے کی قسم' چہرے کے چمکنے کی قسم۔ مدح: تعریف۔ ثنا: خوبیاں۔ محمود: تعریف کیا ہوا۔ ماہ گشتہ: دو ٹکڑے ہونے والا چاند۔ مہر: سورج۔ رجعت: واپس ہونا۔ قدرت: زور' قوت۔ اعجاز: عاجز کرنا' خرق عادت چیز' معجزہ۔ خورشید: سورج۔ ضیاء: نور' روشنی۔ مہ پارے: چاند کے ٹکڑے۔ بلا: مصیبت' آفت۔ بیخروی: بے عقلی' بیوقوفی۔ درکار: ضرورت۔ شان عظیم: بہت بڑا مرتبہ۔ تعظیم: عزت کرنا' عظمت کرنا۔ سنگ: پتھر۔ تسلیم: سلام کرنا' حکم ماننا' کورنش۔ رفعت: بلندی۔ چرچا: ذکر' شہرت۔ فردوس: جنتی پرندے' فرشتے۔ پس از حمد: خدا کی حمد تعریف کے بعد۔ غم خواری: ہمدردی۔ تشنے سیراب: پیاسوں کی پیاس بجھائی جاتی ہے۔ داد: انصاف۔ شتران: اونٹ۔ ناشاد: غمگین' جو خوش نہ ہو۔ گلہ: شکوہ' شکایت۔ عنا: دکھ' تکلیف۔

مطلب اشعار1: ہم والشمس اور والضحیٰ کی تشریح میں حضور محبوب رب غفور ﷺ کے رخ زیبا کی خوبیاں بیان کرتے ہیں۔ یعنی سورج سے زیادہ چمکنے والے چہرے کی قسم اللہ تعالیٰ نے والشمس اور ضحیٰ سے آپ کے رخ تابان کی قسم کھائی ہے ہم صرف انہیں کی تعریف و توصیف و خوبی بیان کرتے ہیں جن کو رب العالمین نے محمود کے نام سے یاد کیا ہے۔ یبعثك ربك مقاما محمودا تیرا رب تم کو مقام محمود عطا فرمائے گا۔

مطلب اشعار2: چاند کو دو مساوی حصوں میں تقسیم ہونے کی حالت کو دیکھو جب ابوجہل اور یہودی یا حبیب یمنی نے معجزہ شق القمر طلب کیا آپ نے انگلی سے اشارہ فرمایا چاند کو دو ٹکڑے ہو گیا یا غروب ہوتے ہوئے سورج واپس آیا اور عصر کا وقت ہو گیا حضرت علی نے عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی آپ نے سورج کو واپس فرما کر حضرت علی کو عصر کی نماز ادا پڑھوا دی حضور ﷺ کو اللہ تعالےٰ نے یہ قدرت عنایت کی تھی کہ آپ سے اکثر خرق عادات واقعات ظہور پذیر ہوا کرتے تھے بلکہ آپ مجسم خرق عادت معجزہ تھے۔

مطلب اشعار3: اے پیارے آقا مولیٰ آپ آسمان رسالت کا سورج ہیں آپ کے طلوع ہونے ظاہر ہونے سے تمام انبیاء کی شریعتیں منسوخ ہو گئیں جیسے سورج کے طلوع ہونے سے ستارے غروب ہو جاتے ہیں تمام انبیاء مرسلین چاند کے ٹکڑوں کی مثل ہیں جیسے چاند سورج سے روشنی و نورانیت حاصل کرتا ہے ویسے ہی انبیاء آپ سے نورانیت حاصل کرتے ہیں آپ سید المرسلین امام الانبیاء ہیں۔

مطلب اشعار4: بے خبری لاعلمی مصیبت و آفت ہے جیسے کفار آپ کی رسالت و نبوت و معجزات کا انکار اپنی جہالت سے کرتے ہیں حالانکہ اگر آپ کو اپنی نبوت کی گواہی کی ضرورت پڑے تو بے زبان پتھر بھی آپ کی نبوت کی شہادت دیتے ہیں ابوجہل ہاتھ میں پتھر کے ٹکڑے لایا اور کہا اے محمد ﷺ اگر آپ نبی ہیں تو بتائیں میرے ہاتھ میں کیا ہے یعنی ابوجہل کا ایمان تھا کہ نبی کو علم غیب ضروری ہے مگر آج کا مسلمانی کا مدعی ملا علم غیب کا منکر ہے حالانکہ نبی کے معنی ہی غیب داں کے ہیں۔ حضور عالم ماکان و مایکون نے فرمایا اے ابوجہل میں بتاؤں تیرے ہاتھ میں کیا ہے یا جو تیرے ہاتھ میں پتھر ہیں وہ بتائیں کہ میں کیا ہوں۔ ابوجہل نے کہا یہ تو اور بہتر بات ہے اسی وقت ان سنگریزوں نے بزبان فصیح اشهد ان محمد رسول اللہ پڑھا وہ بے زبان تھے ان کو زبان مل گئی اور آپ کی رسالت نبوت کی گواہی دی۔

مطلب اشعار5: میرے آقا مولیٰ ﷺ کی شان بہت عظیم ہے کہ جانور بھی آپ کی تعظیم و توقیر کرتے تھے اور پہاڑ کے پتھر آپ کو سلام اور آداب کرتے درخت آپ کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے تھے۔ اکثر ایسے واقعات رونما ہوتے تھے احادیث میں بے شمار مثالیں ہیں۔

مطلب اشعار6: زمین و آسمان میں آپ ہی کے ذکر کی دھوم مچی ہے۔ اذانوں میں نمازوں میں صلوٰتوں میں انسانوں میں فرشتوں میں

click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

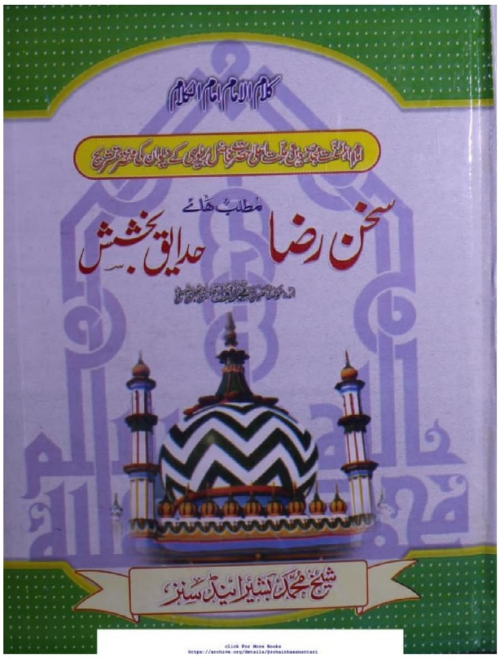

click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہے تو پھر کیوں نہ یہیں زیارت کا شرف حاصل کرلوں وہ انتظار میں وہیں تھا ہزار سال پہلے سے اسے پتہ ہے کہ اللہ کے محبوب ﷺ اس غار میں آئیں گے اور مجھے یہیں زیارت کا موقع مل سکتا ہے تو اگر کل کی بات جاننا غیب کا علم ہے تو ہزار سال بعد کی بات پہلے جان لینا یہ غیب کا علم کیوں نہیں یہ ایک سانپ کو پتہ ہے۔ ہزار سال بعد جو واقعہ پیش آنے والا ہے اس کا اسے پہلے پتہ چل چکا ہے۔

اگر مَا ذَا تَكْسِبُ غَدًا کل کسی نے کیا کرنا ہے یہ غیب ہے اور اسکا جان لینا علم غیب ہے تو جو ہزار سال بعد میں پیش آنے والا واقعہ ہے وہ جان لینا علم غیب کیوں نہیں ؟اگر سانپ جان سکتا ہے تو باعثِ تخلیق کائنات مصطفیٰ کریم ﷺ کی ذات کیوں نہیں جان سکتی۔

کیا اللہ نے علم غیب صرف دوسری چیزوں کے لیے رکھا ہے اللہ کے نبیوں کے لیے کوئی نہیں۔ شیطان بھی غیب جان سکتے ہیں سانپ بھی جان سکتے ہیں ،اونٹ بھی جان سکتے ہیں اور جانور بھی جان سکتے ہیں صرف نہیں غیب کا علم رکھتے تو اللہ کے نبی اور نبیوں کے نبی غیب کا علم نہیں رکھتے۔

صدیق رضی اللہ عنہ کا نبی پاک ﷺ کے آرام پہ جان قربان کرنا:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سوراخوں میں ایڑیاں دے کے بیٹھ گئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ اندر تشریف لے آیئے اب میں مطمئن ہوں تو محبوب کریم ﷺ تشریف لے آئے اب ظاہر ہے جو ہزار سال سے انتظار میں بیٹھا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ اب میرا مدعا پورا ہونے کو ہے میرا مطلوب میرا محبوب میرے گھر آچکا ہے تو یہ ایڑیاں رکاوٹ بن رہی ہیں تو کیا یہ رکاوٹ وہ برداشت کرسکتا تھا زبان سے چاٹتا تاکہ ڈریں اور پاؤں ہٹالیں۔ لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب پاؤں نہ ہٹائے تو ڈنگ ماردیا، زہر سرایت کررہی ہے جان لبوں پہ آرہی ہے۔

اگر سانپ جان سکتا ہے تو باعثِ تخلیقِ کائنات مصطفیٰ کریم ﷺ کی ذات کیوں نہیں جان سکتی۔

کیا اللہ نے علم غیب صرف دوسری چیزوں کے لیے رکھا ہے اللہ کے نبیوں کے لیے کوئی نہیں۔ شیطان بھی غیب جان سکتے ہیں سانپ بھی جان سکتے ہیں، اونٹ بھی جان سکتے ہیں اور جانور بھی جان سکتے ہیں صرف نہیں غیب کا علم رکھتے تو اللہ کے نبی اور نبیوں کے نبی غیب کا علم نہیں رکھتے۔

صدیق رضی اللہ عنہ کا نبی پاک ﷺ کے آرام پہ جان قربان کرنا:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سوراخوں میں ایڑیاں دے کے بیٹھ گئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ اندر تشریف لے آیئے اب میں مطمئن ہوں تو محبوب کریم ﷺ تشریف لے آئے اب ظاہر ہے جو ہزار سال سے انتظار میں بیٹھا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ اب میرا مدعا پورا ہونے کو ہے میرا مطلوب میرا محبوب میرے گھر آچکا ہے تو یہ ایڑیاں رکاوٹ بن رہی ہیں تو کیا یہ رکاوٹ وہ برداشت کر سکتا تھا زبان سے چاٹتا تاکہ ڈریں اور پاؤں ہٹالیں۔ لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب پاؤں نہ ہٹائے تو ڈنگ مار دیا، زہر سرایت کر رہی ہے جان لبوں پہ آرہی ہے۔

لیکن کمال یہ ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پاؤں میں جنبش بھی نہیں آنے دی تاکہ محبوب کریم ﷺ کی نیند خراب نہ ہونے پائے۔ پاؤں ہلنے تک نہ دیئے جب محسوس کیا کوئی اژدھا ہے سانپ ہے چاہیے تو یہ تھا کہ عرض کرتے حضور

خطباتِ اشرف العلما

جلد اول

مرتّب

مولانا شیر جہان چشتی

تفہیم الاسلام پبلی کیشنز

دار الاسلام

Scanned with CamScanner

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ

مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾

''(اللہ تعالیٰ) غیب کو جاننے والا ہے پس وہ آگاہ نہیں کرتا اپنے غیب پر کسی کو، بجز اس رسول کے جس کو اس نے پسند فرمالیا ہو (غیب کی تعلیم کے لیے) تو مقرر کر دیتا ہے اس رسول کے آگے اور اس کے پیچھے محافظ''۔

اس میں دو مسئلے ہیں:

اللہ تعالیٰ کس پر غیب کو ظاہر فرماتا ہے؟

مسئلہ نمبر 1۔ عٰلِمُ الْغَیْبِ میں عٰلِمُ کو مرفوع پڑھیں تو یہ رب کی صفت ہوگی۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے: تقدیر کلام یہ ہوگی: ھو عالم الغیب۔ غیب اسے کہتے ہیں جو بندوں سے غائب ہو۔ اس کا بیان سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔ وہ کسی پر اپنا غیب ظاہر نہیں کرتا مگر رسولوں میں سے جس پر راضی ہوتا ہے کیونکہ اس پر غیب میں سے جو چاہتا ہے ظاہر کرتا

ہے کیونکہ رسولوں کی معجزات کے ساتھ تائید کی جاتی ہے ان معجزات میں سے بعض غیبت کی خبریں بھی ہوتی ہیں قرآن حکیم میں ہے وَ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ١ۙ فِیْ بُیُوْتِكُمْ (آل عمران:49) ابن جبیر نے کہا: مِنْ رَّسُوْلٍ سے مراد حضرت جبرئیل امین ہیں۔ یہ تعبیر حقیقت سے بہت ہی بعید ہے۔ زیادہ مناسب یہ ہے کہ یہ معنی کیا جائے کہ وہ اپنے غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا مگر جسے نبوت کے لیے منتخب کر لیتا ہے کیونکہ اسے جس غیب پر چاہتا ہے مطلع کرتا ہے تاکہ یہ چیز اس کی نبوت پر دلیل ہو۔

نجومیوں سے غیب جاننے کی نفی

مسئلہ نمبر 2۔ علماء نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے علم غیب کے واسطہ سے اپنی مدح فرمائی مخلوق کی بجائے اسے اپنی ذات کے ساتھ خاص کیا تو اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا، پھر ان رسولوں کو اس سے مستثنیٰ کر دیا جن پر وہ راضی ہے تو انہیں اپنے غیب میں سے جو چاہا وحی کے ذریعے ودیعت کر دیا، ان کے لیے اسے معجزہ بنا دیا اور ان کی نبوت پر سچی دلیل بنا دیا۔ منجم اور جو ان کے مشابہ ہوتے ہیں جو کنکری پھینکتے ہیں، کتابوں میں فال دیکھتے ہیں اور پرندے کو جھڑکتے ہیں ان میں سے نہیں جو مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ کا مصداق ہو کہ انہیں اپنے غیب پر مطلع فرمائے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کا انکار کرنے والا ہے، فکر کی تیزی، ظن و تخمین اور جھوٹ کے ذریعے اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھنے والا ہے۔

ایک عالم نے کہا: کاش! میں جانتا جو منجم ایک کشتی کے بارے میں کہتا ہے اس میں ایک ہزار انسان سوار ہوتے ہیں جن کے احوال مختلف ہیں اور مراتب مختلف ہیں ان میں کوئی بادشاہ، بازاری، عالم، جاہل، غنی، فقیر، بڑا اور چھوٹا ہے ان کے طالع (زائچے) مختلف ہیں، ولادت کا وقت الگ ہے اور ستاروں کے درجات بھی مختلف ہیں سب پر غرق کا حکم ایک وقت میں ہو سکتا ہے۔

اگر نجومی کہے: (اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے) انہیں اس طالع (زائچہ) نے غرق کیا ہے جس میں یہ سوار ہوئے تھے تو اس کا نتیجہ یہ ہے اس طالع (زائچہ) نے تمام طوالع (زائچوں) کے احکام کو باطل کر دیا ہے جب کہ ہر ایک کی ولادت کا وقت مختلف ہے اور اس کے مخصوص طالع (زائچہ) کا تقاضا بھی مختلف ہے تو ولادت کے اوقات کا کوئی عمل دخل نہ ہوگا اس میں شقی اور سعید پر کوئی دلالت نہ ہوگی، اس میں قرآن عظیم کے ساتھ دشمنی کے سوا کوئی چیز باقی نہ بچے گی اس قسم کا عمل کرنے پر اس کا خون حلال ہو جائے گا۔ جب شاعر نے کہا تو کتنا اچھا کہا:

حَكَمَ الْمُنَجِّمُ أَنَّ طَالِعَ مولدی يقضِی علی بمیتةِ الغَرِقِ

منجم نے فیصلہ کیا کہ میری ولادت کا زائچہ میرے بارے میں غرق ہونے کی موت کا فیصلہ کرتا ہے۔

قُلْ لِلْمُنَجِّمِ صَبْحَةَ الطُّوفانِ هَلْ وُلِدَ الْجَمِيعُ بِكَوْكَبِ الْغَرَقِ

طوفان کی صبح منجم سے پوچھو کیا تمام غرق والے ستاروں کے ساتھ پیدا ہوئے تھے۔

امیر المومنین حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے اس وقت کہا گیا جب آپ نے خارجیوں سے جنگ کا ارادہ کیا تھا: کیا آپ ان سے جنگ کریں گے جب چاند برج عقرب میں ہے؟ تو حضرت علی شیر خدا نے فرمایا: ان کا چاند کہاں ہے؟ وہ وقت مہینے کے اختتام کا تھا حضرت علی شیر خدا نے جو جواب دیا اس کے اس کلمہ کی طرف دیکھو اور ستارہ شناسی کے علم کے حوالے سے جو قول

الجامع لاحکام القرآن

معروف بہ

تفسیر قرطبی

جلد دہم

امام ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابو بکر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ

متن قرآن کا ترجمہ: جسٹس حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

مولانا ملک محمد بوستان — مولانا سید محمد اقبال شاہ گیلانی

مولانا محمد انور مگھالوی — مولانا شوکت علی چشتی

زیر اہتمام

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

آٹھواں فائدہ: ابلیس بیک وقت ہر سمت سے ہر شخص کے پاس پہنچ سکتا ہے وہ کسی سمت کا پابند نہیں۔ یہ فائدہ من بین ایدیھم سے حاصل ہوا۔ نواں فائدہ: ابلیس در اصل انسانوں کا دشمن ہے اگر بعض جنات ایمان قبول کر لیں تو ان کا شیطان [illegible] جاتا ہے کہ انھوں نے انسانوں [illegible] آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد سے [illegible] ہے یہ فائدہ لآتینھم سے حاصل ہوا کیونکہ ھم کی ضمیر انسانوں ہی کی طرف ہے۔ دسواں فائدہ: اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو علم غیب [illegible] دیکھو اس نے قیامت تک کے انسانوں کے متعلق کہا ولا تجد اکثرھم شاکرین اور واقعی [illegible] واقعی تھوڑے انسان شاکر ہیں [illegible] وقلیل من عبادی الشکور جب شیطان کو علم غیب [illegible] ہوئی تو مقبول بندوں کے لئے علم غیب کی عطا شرک کیسے ہو سکتا ہے۔ گیارہواں فائدہ: تقیہ کرنا بدترین جرم ہے دیکھو شیطان نے رب کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] صاف صاف کہہ دیا۔ بارہواں فائدہ: اللہ کے ایک بندوں [illegible] شیطان سے [illegible] دیکھو ابلیس [illegible] دائیں بائیں سمت سے ہم سے قریب نہیں ہو سکا [illegible] عن ایمانھم اور عن شمائلھم میں عن [illegible] حاصل ہوا [illegible] ہم نے ابھی تفسیر میں تفصیل سے عرض کر دیا۔

پہلا اعتراض: اس آیت سے معلوم ہوا کہ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے گمراہ کیا [illegible] گمراہ کرنے والا ابلیس ہے اور ابلیس کا گمراہ کرنے والا رب ہے تو سب کی گمراہی کی ذمہ داری رب تعالیٰ پر ہونی چاہیے دیکھو فرمایا گیا اغویتنی [illegible]

جواب: اس بیہودہ اعتراض کا جواب ابھی تفسیر میں بھی گزر گیا [illegible] تفصیل سے عرض کر دیا گیا [illegible] شیطان [illegible] ہر کام رب تعالیٰ [illegible] اغویتنی کے معنی ہیں کہ تو نے مجھے گمراہی [illegible] شیطان کو سجدہ کرنے کا حکم دیا [illegible] دوسرا اعتراض: شیطان [illegible]

جواب: [illegible] تیسرا اعتراض: جب شیطان صاف صاف کہہ رہا تھا کہ میں قیامت تک [illegible]

جواب: [illegible] شیطان [illegible] حضرات انبیاء و اولیاء [illegible]

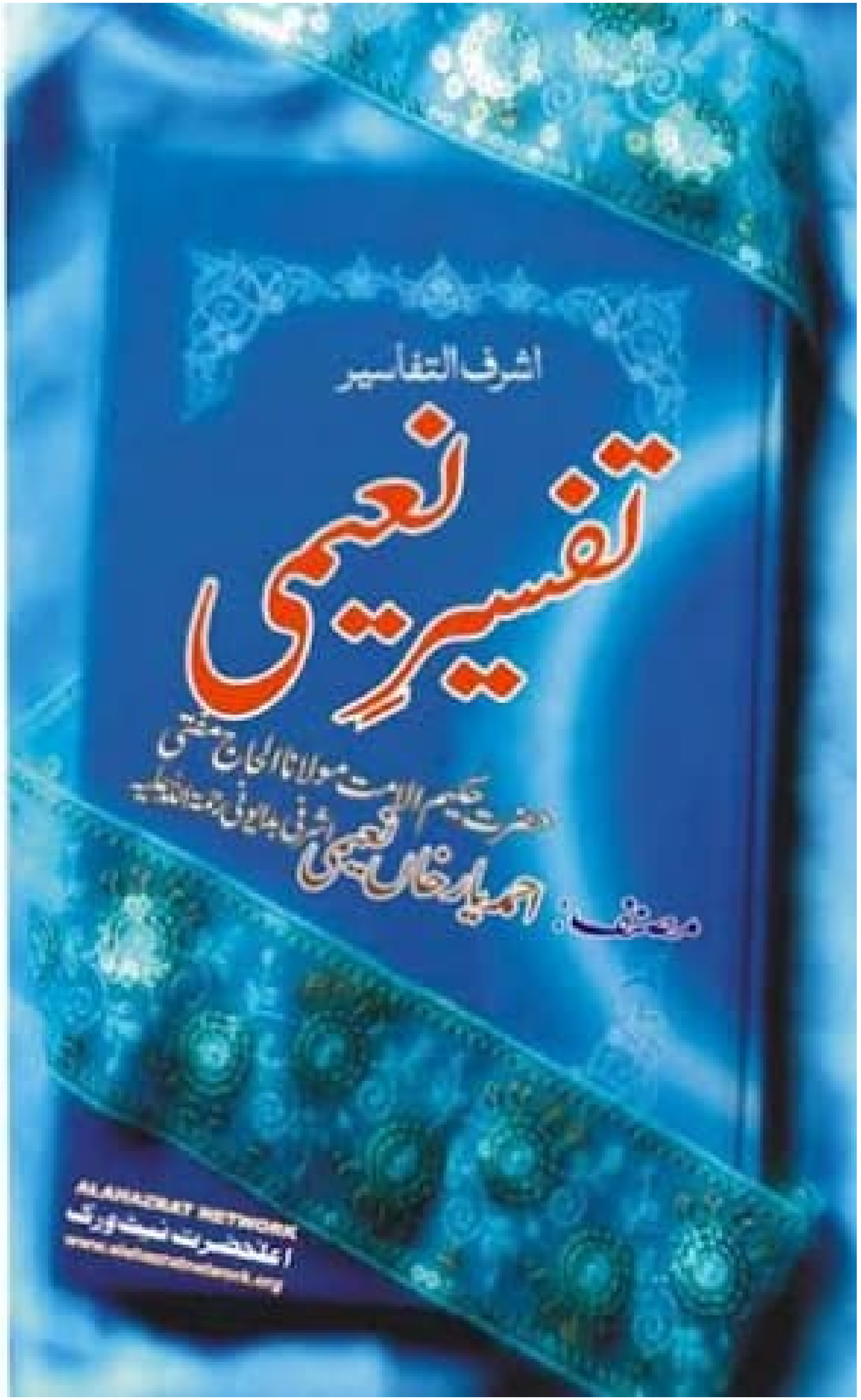

حجۃ الاسلام مولانا الشاہ حامد رضا خاں صاحب و بدر السلام حضور مفتی اعظم قبلہ رضی
اللہ عنہ سے فرمایا صبح پیلی بھیت جانا ہے۔ اَلْاَسَدُ الْاَسْعَدُ الْاَوْحَدُ الْاَرْشَدُ
مولانا شاہ وصی احمد علیہ رضوان الصمد کا ابھی وصال ہو گیا ہے اور فرمایا وہ دنیا سے
کیا رخصت ہوئے بلکہ میرا داہنا ہاتھ مجھ سے جدا ہو گیا اور میری کمر ٹوٹ گئی۔(۱)

فائدہ:

سبحان اللہ! سبحان اللہ! چودھویں صدی کے مجدد، نائب غوث اعظم اعلیٰ
حضرت علیہ الرحمہ بریلی شریف میں ہیں۔ مگر خبر رکھتے ہیں شہر قبور کی، علم رکھتے ہیں
پیلی بھیت کی۔ ٹیلی فون کا انتظام ہے نہ موبائل فون کا اور اللہ کے ولی شہر قبور سے
روانہ ہوئے ادھر بریلی میں اعلیٰ حضرت ان کے تشریف لانے کی خبر دیتے ہیں۔
اللہ کے محبوب بندے کا وصال پیلی بھیت میں ہو رہا ہے اور اسی وقت اعلیٰ حضرت
بریلی میں خبر وصال سنا رہے ہیں۔ مصطفیٰ پیارے ﷺ کے علم غیب کے منکرین،
بد دین کہاں ہیں آئیں اور ان کے عاشق و غلام کے علم غیب کو ملاحظہ کریں۔ کہ
جب ان کے غلاموں کے علم کا یہ حال ہے جو علم کہ ان کے آقا و مولیٰ تاجدار مدینہ،
سرور قلب و سینہ کا عطیہ و صدقہ ہے تو خود نور مجسم سید عالم فخر آدم و بنی آدم ﷺ
کے علم غیب کا کون اندازہ کر سکتا ہے؟

بن طلب کے من کی مراد حاصل:

جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ عید الفطر کے چار پانچ دن با
قی تھے۔ میرے بھائی قناعت علی کو خیال آیا کہ اس مرتبہ میرے پاس نئے کپڑے

(۱) تجلیات ص ۹۰

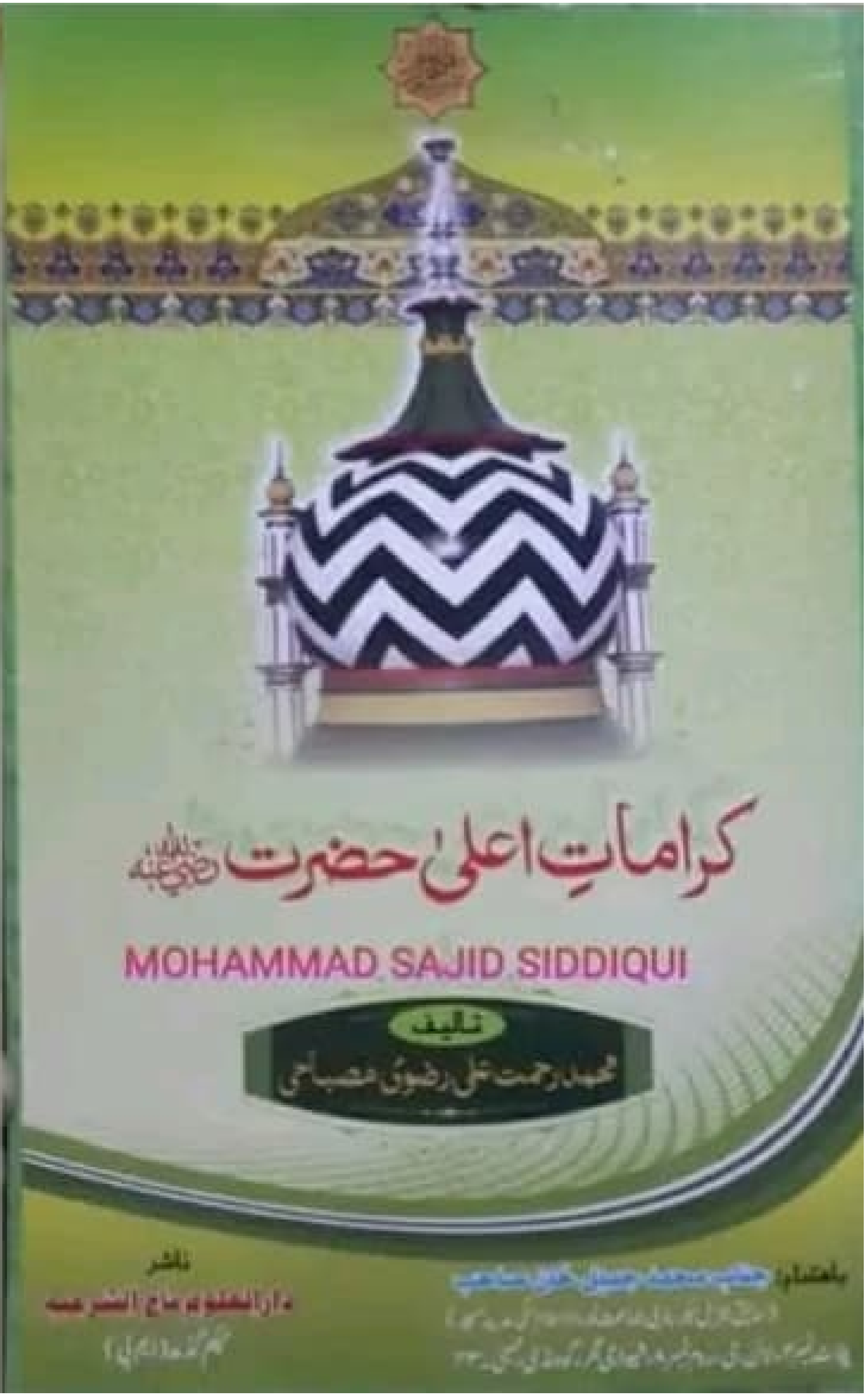

https://ataunnabi.blogspot.com/

سوم: علم غیب ذاتی کی نسبت اپنی طرف کرنے کو ناپسند فرمایا۔

چہارم: یہ کہ مرثیہ کے درمیان نعت پڑھنا ناپسند فرمایا۔

اعتراض (3)

اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم تھا تو خیبر میں زہر آلود گوشت کیوں کھایا؟

الجواب

خیبر والوں میں سے ایک یہودن نے زہر آلود بھنی ہوئی بکری حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہدیہ میں بھیجی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس گوشت میں سے بازو لیا پس اس میں سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تناول فرمایا۔ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو صحابہ کرام علیہم الرضوان تھے انہوں نے بھی تناول فرمایا۔ پھر رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا **اِرْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ** کھانے سے ہاتھ اٹھالو اور یہودن کو پیغام بھیج کر بلایا اور فرمایا **سَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ** اس بکری کے گوشت میں تو نے زہر ملایا! تو وہ بولی، آپ کو کس نے خبر دی؟ فرمایا **اَخْبَرَتْنِیْ هٰذِهِ فِیْ یَدِیْ لِلذِّرَاعِ** یہ جو میرے ہاتھ میں بکری کا بازو ہے اس نے مجھے بتایا۔ وہ عورت کہنے لگی ہاں! میں نے کہا اگر آپ سچے نبی ہیں تو آپ کو نقصان نہ پہنچے گا اور اگر آپ نبی نہیں تو ہم آپ سے خلاصی پائیں گے۔ رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عورت کو معاف فرمادیا اور جن صحابہ علیہم الرضوان نے گوشت کھایا تھا وہ شہید ہو گئے۔

(مشکوٰۃ، ص: ۵۴۲، باب فی المعجزات)

گوشت جانتا تھا کہ مجھ میں زہر ملا ہوا ہے کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علم نہ تھا؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو علم تھا کہ اس میں زہر ہے اور یہ بھی علم تھا کہ زہر بحکم الٰہی اثر نہ کرے گا اور یہ بھی خبر تھی کہ رب تعالیٰ کی مرضی یہی تھی کہ ہم اسے کھائیں تا کہ بوقت وصال اس کا اثر لوٹ آئے اور ہم کو شہادت کا مرتبہ عطا فرمایا جائے۔ راضی برضا تھے۔

اعتراض (4)

بئرِ معونہ کے منافقین دھوکے سے ستر (۷۰) صحابہ رضی اللہ عنہم کو لے گئے جنہیں وہاں لے جا کر شہید کر دیا۔ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو علمِ غیب تھا تو انہیں بھیج کر کیوں شہید کروایا؟

الجواب

بعطائے الٰہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم تھا اور یہ بھی خبر تھی کہ مرضی الٰہی یہی ہے اور ان کی شہادت کا وقت آ گیا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ہی اُنہیں کو جنہوں نے شہید ہونا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام مرضی الٰہی پا کر فرزند پر چُھری لے کر تیار ہو گئے، کیا یہ بے گناہ پر ظلم تھا؟ نہیں بلکہ رضائے مولا پر رضا تھی۔ اچھا بتاؤ رب تعالیٰ کو تو خبر تھی کہ یہ صحابہ علیہم الرضوان شہید ہونگے، اس نے وحی بھیج کر کیوں نہ روک دیا؟ کئی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو شہید کیا گیا۔ قرآن پاک میں ہے۔

وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ (پ:۱، ع:۷)

اور انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کو ناحق شہید کرتے۔ (کنز الایمان)

کیا اللہ تعالیٰ کے علم میں نہ تھا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو شہید کیا جائے گا تو پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں کیوں بھیجا؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رشد الایمان

و

دورۂ الحدیث القرآن

دروس

نائب محدث اعظم شیخ الحدیث

ابو محمد محمد عبد الرشید رحمۃ اللہ علیہ

کرمانوالہ بک شاپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari